جاوید احمد غامدی

قانون عبادات

(۸)

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

نماز میں غلطی

نماز کے لیے جو اعمال و اذکار شریعت میں مقرر کیے گئے ہیں، ان میں کوئی غلطی ہو جائے یا شبہ ہو کہ غلطی ہوئی ہے تو یہ سنت قائم کی گئی ہے کہ غلطی کی تلافی کرنا ممکن ہو تو تلافی کے بعد اور ممکن نہ ہو تو اس کے بغیر ہی نماز کے آخر میں دو سجدے زیادہ کر لیے جائیں۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حین حیات اس طرح کے جو واقعات ہوئے اور آپ نے جس طریقے سے سہو کے یہ سجدے کیے، ان کی تفصیلات درج ذیل ہیں:

ابن بحینہ کہتے ہیں کہ حضور نے ہمیں ظہر کی نماز پڑھائی، لیکن پہلی دو رکعتوں کے بعد قعدہ نہیں کیا اور اس کے بغیر ہی تیسری رکعت کے لیے کھڑے ہو گئے۔ لوگ بھی آپ کے ساتھ ہی کھڑے ہوئے، یہاں تک کہ نماز پوری ہونے کو تھی اور لوگ سلام کے منتظر تھے کہ آپ نے تکبیر کہی اور سلام سے پہلے دو سجدے کیے، پھر سلام پھیر دیا۔[۲۴۳]

ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن ظہر کی نماز پانچ رکعت پڑھا دی۔ عرض کیا گیا: کیا نماز میں اضافہ کر دیا گیا ہے؟ فرمایا: کیوں، کیا ہوا؟ لوگوں نے عرض کیا: آپ نے پانچ رکعتیں پڑھی ہیں۔ اس پر حضور نے وہیں بیٹھے ہوئے پاؤں موڑے، قبلہ کی طرف منہ کیا اور دو سجدے کر کے سلام پھیر دیا۔ پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور

۲۴۳؎ بخاری، رقم ۱۱۶۶، ۱۱۶۷۔

فرمایا: نماز کے معاملے میں کوئی نیا حکم ہوتا تو میں تمھیں بتا دیتا۔ بات یہ ہے کہ میں بھی تمھاری طرح انسان ہی ہوں۔ جس طرح تم بھولتے ہو، میں بھی بھول جاتا ہوں۔ لہٰذا بھول جاؤں تو یاد کرا دیا کرو۔ اور یاد رکھو کہ تم میں سے کسی کو نماز میں شبہ ہو تو وہ صحیح بات کا اندازہ کرے، پھر اسی کے لحاظ سے نماز پوری کرے، پھر سلام پھیرے اور اس کے بعد دو سجدے کر لے۔[۲۴۴]

ابوہریرہ کا بیان ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر یا عصر کی نماز دو رکعت پڑھی اور سلام پھیر دیا۔ مسجد کے اگلے حصے میں ایک لکڑی رکھی ہوئی تھی۔ آپ گئے اور کچھ غصے کے عالم میں اس پر ٹیک لگا دی۔ لوگوں میں ابوبکر و عمر بھی تھے، لیکن آپ کی ہیبت سے بات نہیں کر سکے۔ اتنے میں کچھ جلد باز لوگ مسجد سے نکلے اور کہنا شروع کر دیا کہ نماز کم ہو گئی ہے۔ اس پر ایک صاحب جنھیں ذوالیدین کہا جاتا تھا، اٹھے اور انھوں نے ہمت کر کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: آپ بھول گئے یا نماز کم کر دی گئی ہے؟ آپ نے فرمایا: نہ بھولا ہوں اور نہ نماز کم ہوئی ہے۔ انھوں نے عرض کیا: کچھ تو ہوا ہے، یارسول اللہ۔ آپ نے لوگوں سے تصدیق چاہی۔ انھوں نے بھی یہی کہا تو آپ نے دو رکعتیں اور پڑھیں، پھر سلام پھیرا، پھر تکبیر کہی اور اپنے معمول کے مطابق یا اس سے کچھ لمبا سجدہ کیا۔ پھر سر اٹھایا اور تکبیر کہی۔ پھر تکبیر کہی اور اپنے معمول کے مطابق یا اس سے کچھ لمبا سجدہ کیا۔ پھر سر اٹھایا اور تکبیر کہی۔[۲۴۵]

عمران بن حصین کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز پڑھی اور تین رکعتوں کے بعد سلام پھیر دیا، پھر اپنے حجرے میں چلے گئے۔ ایک شخص جسے خرباق کہتے تھے اور جس کے ہاتھ بہت لمبے تھے، اس نے آپ کو بتایا۔ آپ غصے میں اپنی چادر کھینچتے ہوئے باہر تشریف لائے اور لوگوں سے پوچھا: یہ سچ کہتا ہے؟ انھوں نے تصدیق کی تو آپ نے ایک رکعت پڑھی، پھر سلام پھیرا، پھر دو سجدے کیے اور اس کے بعد دوبارہ سلام پھیر دیا۔[۲۴۶]

معاویہ بن حدیج کی ایک روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک موقع پر جب اس طرح چھوٹی ہوئی رکعت ادا کرنے کے لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم دوبارہ مسجد میں آئے تو آپ کی ہدایت پر بلال نے اس کے لیے اقامت بھی کہی۔[۲۴۷]

آپ کا ارشاد ہے:

”تم میں سے کسی کو نماز میں شبہ ہو جائے کہ تین رکعتیں پڑھی ہیں یا چار تو اسے چاہیے کہ یقین پر بنا رکھے اور جس میں شبہ ہو،

---

۲۴۴ بخاری، رقم ۱۱۶۸، ۳۹۲۔

۲۴۵ بخاری، رقم ۱۱۷۲۔ مسلم، رقم ۵۷۳۔

۲۴۶ مسلم، رقم ۵۷۴۔

۲۴۷ نسائی، رقم ۶۶۴۔

اُسے چھوڑ دے، پھر سلام سے پہلے دو سجدے کر لے۔ اس نے پانچ رکعتیں پڑھ لیں تو یہ سجدے انھیں جفت کر دیں گے اور چار پوری کر دیں تو شیطان کے لیے باعث ذلت ہو جائیں گے۔[248]

امام غلطی کرے اور اس پر خود متنبہ نہ ہو تو مقتدی اسے متنبہ کر سکتے ہیں۔ اس کے لیے سنت یہ ہے کہ وہ 'سبحان اللّٰہ' کہیں گے۔ عورتیں اپنی آواز بلند کرنا پسند نہ کریں تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ وہ ہاتھ پر ہاتھ مار کر متنبہ کر دیں۔[249] اسی طرح فرمایا ہے کہ قرأت میں غلطی ہو جائے تو سننے والے امام کو یاد دلا دیں گے۔[250]

نماز کے آداب

نماز اللہ تعالیٰ کی پرستش اور اس کے حضور میں دعا و مناجات ہے۔ چنانچہ قرآن نے جہاں اس کی حفاظت کا حکم دیا ہے، وہاں یہ ہدایت بھی فرمائی ہے کہ: 'وقوموا للّٰہ قانتین'[251] (اور اللہ کے حضور میں نہایت ادب کے ساتھ کھڑے ہو جاؤ)۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جو ہدایات اس حکم کی وضاحت میں نقل ہوئی ہیں، وہ یہ ہیں:

۱۔ نماز میں کسی کے ساتھ کوئی بات نہ کی جائے۔ فرمایا ہے: نماز تو صرف تسبیح و تکبیر اور قرآن کی تلاوت ہے، اس میں لوگوں کی بات چیت کی قسم کی کوئی چیز جائز نہیں ہے۔[252] زید بن ارقم کہتے ہیں کہ ہم پہلے نماز میں اپنے ساتھ کے نمازی سے کوئی بات کر لیتے تھے، لیکن 'وقوموا للّٰہ قانتین' کا حکم نازل ہوا تو ہمیں اس سے روک دیا گیا اور خاموشی کے ساتھ نماز پڑھنے کی ہدایت کی گئی۔[253] ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہم نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کرتے تو آپ جواب دیتے تھے، لیکن نجاشی کے ہاں سے واپسی پر ہم نے سلام کیا تو آپ نے جواب نہیں دیا۔ ہم نے پوچھا: یارسول اللہ، آپ نماز میں سلام کا جواب دیا کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا: نماز میں ایک ہی مشغولیت ہو سکتی ہے۔[254]

۲۔ نماز میں ادھر ادھر نہ دیکھے۔ ام المومنین سیدہ عائشہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے

---

۲۴۸ مسلم، رقم ۵۷۱۔

۲۴۹ بخاری، رقم ۶۵۲، ۱۱۴۵۔ مسلم، رقم ۴۲۲۔

۲۵۰ ابوداؤد، رقم ۹۰۷۔

۲۵۱ البقرہ ۲: ۲۳۸۔

۲۵۲ مسلم، رقم ۵۳۷۔

۲۵۳ مسلم، رقم ۵۳۹۔

۲۵۴ مسلم، رقم ۵۳۸۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا: یہ شیطان کا بندے کی نماز میں سے جھپٹ لینا ہے۔[255] اسی طرح آسمان کی طرف دیکھنے پر بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سخت تنبیہ فرمائی ہے۔ آپ کا ارشاد ہے: لوگوں کا کیا معاملہ ہے کہ نماز میں اپنی نگاہیں آسمان کی طرف اٹھاتے ہیں۔ وہ اس سے باز آ جائیں، ورنہ اندیشہ ہے کہ ان کی نگاہیں اچک لی جائیں گی۔[256]

۳۔ نماز پورے سکون کے ساتھ پڑھی جائے۔ ارشاد فرمایا ہے: یہ کیا بات ہے کہ میں تمھیں اس طرح ہاتھ اٹھاتے دیکھتا ہوں جس طرح سرکش گھوڑوں کی دمیں اٹھتی ہیں، نماز میں پرسکون رہا کرو۔[257]

۴۔ نماز کے دوران میں بال اور کپڑے نہ سمیٹے جائیں۔ آپ کا ارشاد ہے: مجھے ہدایت کی گئی ہے کہ میں سات اعضا پر سجدہ کروں اور نماز کے دوران میں اپنے بال اور کپڑے نہ سمیٹوں۔[258]

۵۔ نمازی کے سامنے کوئی ایسی چیز نہ ہو جس سے حضور قلب میں فرق آئے۔ انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ام المومنین سیدہ عائشہ نے گھر میں ایک پردہ لٹکا رکھا تھا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دیکھا تو فرمایا: یہ پردہ ہٹا دو، اس لیے کہ اس کی تصویریں نماز میں میرے سامنے آتی رہیں گی۔[259]

۶۔ کھانا سامنے رکھا ہو تو اس سے فارغ ہو کر اطمینان کے ساتھ نماز پڑھی جائے تاکہ نماز میں کھانے کا خیال نہ ہو، بلکہ کھانے کے دوران میں آدمی نماز کے دھیان میں رہے۔ یہی ہدایت اس صورت میں بھی ہے، جب پیشاب یا پاخانے کے لیے جانے کی ضرورت ہو۔ ارشاد فرمایا ہے: کھانا سامنے ہو یا پیشاب یا پاخانہ لگ رہا ہو تو نماز نہیں پڑھنی چاہیے۔[260]

۷۔ نماز کے دوران میں کوئی دوسرا کام کرنا ہی پڑے تو اس میں افراط نہ ہو۔ بیان کیا گیا ہے کہ ایک شخص سجدے کی جگہ مٹی برابر کر رہا تھا، آپ نے دیکھا تو فرمایا: تمھیں کرنا ہی ہے تو ایک مرتبہ کر لو۔[261]

۸۔ قیام کی حالت میں کوئی شخص پہلو پر ہاتھ رکھے، نہ قعدے میں بغیر کسی ضرورت کے ہاتھوں کا سہارا لے کر بیٹھے۔ نبی

---

[255] بخاری، رقم ۷۱۸۔

[256] بخاری، رقم ۷۱۷۔ مسلم، رقم ۴۲۹۔

[257] مسلم، رقم ۴۳۰۔

[258] بخاری، رقم ۷۸۳۔ مسلم، رقم ۴۹۰۔

[259] بخاری، رقم ۳۶۷۔

[260] مسلم، رقم ۵۶۰۔

[261] بخاری، رقم ۱۱۴۹۔ مسلم، رقم ۵۴۶۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے۔[262]

۹۔ نماز میں جماہی نہ لے۔ آپ کا ارشاد ہے: تم میں سے کسی کو نماز میں جماہی آ جائے تو جہاں تک ممکن ہو، اسے روکنے کی کوشش کرے، ورنہ منہ پر ہاتھ رکھ لے۔[263]

۱۰۔ شایستہ اور مناسب لباس پہن کر نماز پڑھے۔ حضور کا ارشاد ہے کہ ایک ہی کپڑا ہو تو اس طرح نہیں اوڑھنا چاہیے کہ اس کا کچھ حصہ کندھوں پر نہ ہو۔[264] اسی طرح فرمایا ہے کہ بالغ عورتیں اوڑھنی لیے بغیر نماز پڑھیں تو اللہ تعالیٰ اسے قبول نہیں کرتے۔[265]

[باقی]

۲۶۲؎ بخاری، رقم ۱۱۶۱۔ مسلم، رقم ۵۴۵۔ ابوداؤد، رقم ۹۴۷۔

۲۶۳؎ مسلم، رقم ۲۹۹۵۔

۲۶۴؎ مسلم، رقم ۵۱۶۔

۲۶۵؎ ابوداؤد، رقم ۶۴۱۔

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org